قائد کی پہچان اس کے بصیرت افروز خیالات سے ہوتی ہے۔

بصیرت دلیل کی بنیاد پر نہیں بلکہ دل کی بنیاد پر حاصل ہوتی ہے۔ یہ ایمان کا مظہر ہوتی ہے--- تجربات' مشاہدات' احساسات' تعلقات' تاثرات' مکاشفات-- یہ سب اس کی پرکھ اور نکھار میں کسی نہ کسی درجے میں معاون ہوتے ہیں۔

بصیرت منزل کا پتا دیتی ہے' راہ منزل سجھاتی ہے-- جب کسی کو پہنچتی ہے وہ دل سے کہتا ہے: ہاں یہی تو اصل بات ہے!

بصیرت اعلیٰ اور ارفع اور ہمہ گیر اور مبداء سے تعرض کرتی ہے۔ یہ حقائق کو ترتیب دینے والی قوتوں کو گرفت میں لیتی ہے-- ان کو ڈھال لیتی ہے۔

بصیرت مستقبل بینی سے متعلق ہے۔ جو نظر نہ آئے اس کو نظر میں لانے کا کام ہے۔ آفاق اور افق کو ایک محور میں سمونے کا نام ہے۔ زمان و مکاں کی تقسیم اور کیفیات کی تبدیلی کے رازوں کو پالینے کا نام ہے۔

بصیرت کے نتیجے میں معنی فراہم ہوتے ہیں' مطالب و تعبیرات کا وہ رنگ نمایاں ہوتا ہے جو وقار اور شناخت فراہم کرتا ہے۔

بصیرت لوگوں کے دلوں کو اپیل کر کے ان کے دلوں کو جوڑتی ہے۔

بصیرت روح کی غذا ہے۔

صاحب بصیرت' صاحب تحریک ہوتا ہے۔ جس میں بصیرت نہ ہو وہ جمود کا شکار ہوتا ہے۔ صاحب بصیرت ہی تبدیلی کا خوگر ہوتا ہے۔

جب اجتماعیت میں بصیرت کی قدر نہ جانی جاتی ہو تو دھند اور سائے منڈلانے لگتے ہیں' انسان گھٹ جاتے ہیں' روح غائب ہو جاتی ہے' ڈھانچے رہ جاتے ہیں' مقبرے چلتے پھرتے ہیں۔

بصیرت بندے کو رب سے جوڑتی ہے۔ بندے اپنے رب کی مرضیات کو بصیرت سے پاتے ہیں۔ ان کا "علم" کتابوں سے نہیں' بصیرت سے فراہم ہوتا ہے۔